

# لکھنؤ میڈیا گروپ

شعبة تعریف و ترقی دارالعلوم ندوة العلماء لکھتو

جلد نمبر ۲۳ | ۲۵ اگست ۱۹۸۹ | مطابق ۲۴ ذی الحجه ۱۴۰۸ | شماره نمبر ۲۳

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی (صلوات اللہ علیہ وسلم پر بھروسہ)

لهم إنا نسألك ملائكة حفظك  
لهم إنا نسألك ملائكة حفظك

حضرات! اس وقت ہندوستان میں رہ رہ کر مسلم پینل لایعنی مسلمانوں کے عاقلوں کی نون میں آئین سازی کے ذریعہ مدخلت کا مسئلہ اٹھتا رہتا ہے، اور ملک کے مختلف حصوں سے آوازیں بلند ہوتی رہتی ہیں، غیر مسلموں کی طرف سے بھی (جن سے ہمیں کچھ زیادہ شکایت نہیں) مسلمانوں کے ترقی و تجدُّد پسند PROGRESSIVE طبقہ کی طرف سے بھی۔

اس کے بہت سے اسباب بیان کئے جاسکتے ہیں، اور وہ صحیح ہوں گے، لیکن میں ایک مذہبی انسان ہونے کے نتے نیز مذہبی طالب علم اور قرآن و سیرت کامطلاً انگریز ولے انسان کی حدیثت سے اس کا کچھ اور سبب بحث اہوں، کسی بزرگ کا مقولہ ہے کہ "جب مجھ سے اپنے مالک، اپنے خدا کے معاملہ میں کوئی کوتاہی ہوتی ہے، میرے رات کے ہمولاں میں فرق آتا ہے، جس وقت میں اٹھتا ہوں، جتنی رکعتیں پڑھتا ہوں، خدا کو جس طرح یاد کرتا ہوں، اس سے دعا کرتا ہوں، اس کے سامنے روتا دعویٰ ہوں، اس میں جب کوئی کمی ہو جاتی ہے تو میں قورا اس کا نتیجہ دیکھ لیتا ہوں؟" یہ کہ میرے ماذمین میری بات اس خوش دلی کے ساتھ نہیں مانتے جس طرح پہلے مامکرتے تھے، یہاں تک کہ جب میں سواری پر مشینے لگتا ہوں تو میں دیکھتا ہوں کہ جو اس طرح لیندیوں میں بھیکھاتا اور اس طرح مجھے قبول نہیں کرتا جیسے وہ ہمیشہ قبول کرتا رہا ہے، میں بھیجا جاتا ہوں کہ میں نے اپنے مالک کے حق میں کوتاہی کی تو یہ جن کو اتنا لئے میرے اختیار میں دیا ہے مجھ سے سرتاہی کر رہے ہیں، مجھے سبق دے رہے ہیں، میرے پیشگی لے رہے ہیں کہ تم نے اپنے آقا کے معاملہ میں کوتاہی کی تھی تو ہمارے آقا سے مجازی ہو، ہم تمہارے معاملہ میں کوتاہی نہیں، سرتاہی کریں گے، کتابیوں میں ان کے الفاظ بعینہ نقل کئے گئے ہیں، اعرف ذالک فی خلق دابتی وحدتی (مجھے اپنی اس کوتاہی کی سخوست، اپنے جانوروں اور ملاتیں کے طرزِ علی میں نظر آ جاتی ہے)۔

میں سمجھتا ہوں کہ یعنی عظیم صحیح جس تعداد کی نمائندگی کرتا ہے، اس تعداد کو چھوڑ دیجئے، وہ سارے سے سات کر دیں ہے کہ مددگار کروڑ  
میں صرف اس صحیح کو سامنے رکھتا ہوں، میں کہتا ہوں کہ اس ملت کے افراد کتنی بڑی تعداد میں بھی ہوں، اور کس ذوق و شوق کے ساتھ  
پنے علماء کی ہاتھیں، خداوند دین کی باسیں سننے کے لیے بھج ہوں، کسی کو خیال بھی نہ آتا (حرات کرنا تو الگ ہے) کہ ان کے لئے نہیں  
ان کے مرکزیہ اور ان کے مقدس قانون میں مداخلت کی جائے، کسی واقعہ کے کچھ اباب ظاہری ہوتے ہیں، جن کو ظاہری اشکھیں  
ویحصتی ہیں، کچھ اسباب غبی ہوتے ہیں جن کو قرآن مجید، سنت اللہ، اسوہ رسول و سیرت النبی کی روشنی میں دیکھا جاتا ہے، میں سمجھتا  
ہوں کہ یہ حرات بار بار اس لیے ہو رہی ہے کہ تم سے اللہ کے اس مقتر کیے ہوئے مقدس قانون کی پابندی میں اور اس پر عمل کرنے  
میں شدید کوتاہی ہو رہی ہے، ہم اس قانون کو اپنے گھروں میں توڑ رہے ہیں، اپنے خاندانوں میں توڑ رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیں  
اس کی یہ سزا نہ دے کہ وہ قاتون پھر قانونی طور پر توڑا جائے، یہ خدا کے طریقے ہوتے ہیں، وہ کبھی براہ راست سزا درتا ہے، کبھی اپنی  
ملوکات اور اپنے بندوں کے ذریعہ سزادلو آتا ہے، یہ عناصر الیعہ، یہ بھروسہ بڑی خشکی و تری، یہ موسم اور طاقتیں جو اس کائنات میں کام  
کر رہی ہیں۔ (وَلَلّٰهِ مَجْنُودُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ) یہ سب خدائی لشکر ہیں، پہلے ہم اس قاتون کی حرمت اور اس قانون کا  
احترام اپنے گھروں میں کریں، زوجین اپنے اپس میں کریں، میاں بیوی اپنے تعلقات اور ان حقوق و فرائض میں کریں جو ان پر  
عائد ہوتے ہیں، ترکہ و میراث کے قاتون میں اس کا احترام کریں، اس کی پاسندی کریں، نکاح و طلاق کے مسائل میں اس پر عمل  
کریں، پھر کسی کی مجال نہیں کہ دنیا میں وہ اس قانون کو حلیخ کر سکے۔ گردنیں جنمک جائیں گی اور ساری دنیا سارا فکنڈہ ہو جائے حتی بلکہ  
اس کو شوق ہو گا کہ وہ آپکے قاتون پر چلے۔

نَزَارَاتٍ  
مولانا أبوالعرفان ندوی  
مُحَمَّدِي

# شمس الحق نَدْوِي

## مُحَمَّدُ الأَزْهَارِ نَدْوِي

خط و کتابت کا پتہ :

نمر تعا

سالانہ :	پچھس روپیہ ۱۵
شہاری :	پندرہ روپیہ
فی پرچہ :	ایک روپیہ ۱۵ پیسے

بِر و ملک

۱۰ داک	بھری ڈاک، جملہ ڈاک
۱۲ داک	ایشیانی ممالک :
۱۵ داک	افریقی ممالک :
۱۸ داک	بورب وامریکہ :

نحو

چیک ڈرافٹ ناظم ندوہ الع  
لکھنؤ کے نام سے بنائیں اور دف  
تعریحات کے تحریر روانہ فرمائیں

اس دائرہ میں اگر رخ نشان ہے  
مطلوبہ کو اس شمارہ پر آپ کا چندہ ختم  
ہے لہذا اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ دین  
کا یہ خادم، ندوۃ العالماں کا ترجیح  
آپ کی خدمت میں پہنچا رہے تو  
چندہ مبلغ چھٹیں روپے ارسال فرمائیں  
یہ آپ کی ذمہ داری ہے۔ چندہ یا ختم  
وقت اپنا نسبت خریداری کر جائیں  
**نہ بہولیں**



۲۵۔ مکتوبہ  
محر کے پورے خرچ کے لئے کافی  
ہو گیا، اور سچھر بھی پکے رہا، حقیقت اس  
کی تائافت تھی مگر صورت اس کی تسلیت  
کی ہو گئی، جرائم العذر حلال، ۲۹۶۳ء  
— ۱۱ —  
مولانا دریابادی نے اپنے کسی

مکنوب میں تحریر فرمایا ۔  
آپ نے فرط کرم سنبھے جو  
آنہ دیاں دے رکھی ہیں، انہی کے بل  
پرست اخوان سب پکھونکھہ ڈالنا ہوں، اور  
سب پکھبک جانے کے بعد بہر عربی  
پڑھو لینا ہوں ۔

خطا نموده ام و بشم آفری دارم  
حضرت تعالیٰ ہے جو ابا تحریر فرمایا۔  
میں ستاخی نہیں، بقول مولانا سید  
گفتگو سے عاشقان در کار رب  
جو شش عشق است نے ترک ادب

پیغام ملتا ہے کہ عبیدیت اور اطاعت  
خداوندی کے لئے یہ نمودر رب العالمین کے  
ہر جنہے کو اپنے سامنے رکھنا چاہیے۔ آج  
اللہ تعالیٰ کے بندے بنی نوع انسان اگر عظیم  
مقاصد کے لیے اس خواہش اور دل کی چاہ  
کے

بیمار ہو کر علاج کے لئے آئے ہیں، میرے  
عہدت ہی نہیں عجب بھی ہیں، اب اور  
چند دریکھنے انکے پاس گذاںے ہیں  
خدا کرے وہ جلد شفایاب ہو کر روانہ  
ہوں یہاں، اس وقت ان شان اللہ حاجزی  
کا فعد کر دیں گا۔

محمد خار کے لئے علیحدہ روانہ ہوا، اور حصر قبول  
خار کے آثار تماں ہو گئے، اور حضرت ردنی  
کے قول کی تصدیق ہو گئی۔ سے  
تو جیس خواہی خدا خوابید جسیں  
نی وہ بیروں مراد مستقین  
حضرت شاعر نے جواباً تحریر فرمایا :-

جب تک میرے پاس خطہ نہ ہو کے  
اس وقت تک توہین خواہی کا مصدق  
آپ ہوں گے، اللہ سب سے تو افع کے  
بعد ایک کمال کا تواریخ رکیا۔

مولینا دریابادی آنحضرت فرماتے ہیں، مولینا  
جس لطیف انداز سے مزاح فرماتے رہتے  
اس کلمہ لیں تو اد پر بھی جا بجا گذر جکی ہیں، باقی یہ  
”تو جنیں خواہی“ کے تخت میں لطیفہ تو جو لئے  
دلی چیز نہیں - ! (ص ۲۲۳)

مولانا عبد الماجد صاحب نے سہیل حساب افظی کی ایک پر لطف فارسی نظم جو حضرت مفتی کے خیر مقدمہ میں پڑھی گئی تھی، حضرت اقدس تھانویؒ کی خدمت میں ارسال فرمائی، حضرت تھانویؒ نے جواباً تحریر فرمایا،

۱۔ دافعی نقیس ہے اور لطف یہ کیس ہے گویا سهل ممتحن ہے، میں نے نقل کر لی،  
کہا:

سائنس کے اواخر میں تحریک خلافت  
کے پرچوش کارکن ویجیہ العلماء کے مقابلہ کن  
مولیانا عبدالمadjد بدالیلی قادری کا انتقال ہو گیا  
زمولینا دریابادیؒ نے دعائے مغفرت کے  
لئے حضرت مخانویؒ کو خط لکھا، اور دسمبر کو

حضرت مسیح انجانوی رہ کا جواب آیا،  
میں کل کے خط کا جواب لکھو گر  
رواز کر چکا ہوں کہ دوسرا کارڈ آیا، تب  
سے ایک غب اسلام و اہل اسلام کی معاشرت

ناموئی کا عالم ہو کر فلق ہوا، رائے کا  
اختلاف میری نظر میں کچھ زیادہ وزنی نہیں  
ہے، اصول اور نسبت پر نظر ہی ہے  
سومر جوم کے متعلق اس کے خلاف  
کوئی بات نہیں سئی گئی، اس لئے خاص

فلق ہے، اللہ تعالیٰ نے ان سے مساعی  
رحمت و غفرت کا معاملہ فرمادیں اور  
کو ان کا نعم البیبل عطا فرمائیں، مجھے  
جو فرمائش ان کی گفت و شنید کے معاف  
کرنے کے متعلق فرمائی ہے، میں اس  
کا اس لئے شکر گزار ہوں کہ اس میں  
دو سماں کا بخلاف ہے، آپ کو معلوم  
ہے کہ میرے قلب میں محمد اللہ تعالیٰ کسی

ن ملن کی بھی ایک حد ہے اس سے  
نجاوزہ ایسا ہے جیسے فکارے ریفت و مخنوی  
کی مقدار معمول سے تجاوز کر کے تغیر کا سبب  
ن جاتی ہے چنانچہ شیخ سعدی شیرازی نے  
ہمارا مگتبا میں حسن کی تعلیم فرمائی ہے  
پر کرا حامہ یار سا بیسی

پارسا و اس وزیر مومنگار  
 بان بونستان میں اس کی حد تبلانے کو نہ  
 ہی فرمایا ہے سہ  
 مگر مدار آں شوخ درکیسہ در  
 مگراب میں یہ تیجو نکالنے پر غمبوز ہوں کہ آپ  
 افب بجاے فلسفی کے عاشق ہونا چاہیے سہ  
 اسے کر فلسفی ہمیشہ عقل کو خالب رکھتا ہے  
 اور عاشق طبیعت کو،

۳۔ میں نے جو کچھ مصورہ دیا تھا ابی سی  
مصلحت سے نہیں بلکہ محض آپ کی مصلحت  
سے دیا تھا کہ خدا نہ کو استہ مولیٰ نے سے آپ کو  
بُعدِ زہوجائے، میرا تو بکد ایک لفڑان کی  
تھا کہ ایک دوست کم ہوتے ہے تھے مگر میں  
ذکر ۶۱: ۱۷: منہجِ سلک: راجح للہند کے پیر وی

کہ داند ہمہ خلق را کیسے بُر  
یعنی قبل تحریر و امتحان سب کے  
ساتھ معامل احتیاط کا کرے، اسی طرح ہر  
سالی صورت حالم نام کا ادب و عذرست تو  
خزدری ہے مگر اس کی تحریر و تفسیر کے ساتھ

کوئی ایسا عادل کرنا جس کا اتر اپسے صس پر  
یاد دوسروں کے نفس پر ایسے زمج میں ہوا  
تو بڑی خطاک ہے، یہ حد سے تجاوز ہے۔  
میرا پیارہ مدد اگر موجب ثقل ہو، معافی  
کے بعد مطلع فرمادیا جائے تاکہ آئندہ درف  
دستی کا علاقہ رکھوں، اور حد مشورہ میں قدم  
ز رکھوں، ”  
والام  
اشوف علی، ”

مولانا عبد الملاجع قادری البدالیونی صاحب  
نے شارڈا بکٹ کے خلاف کانپور میں ایک جلسہ  
طلب کیا تھا، حضرت قدس تعالیٰ رحم کو بعض  
اس میں شرکت کے لئے دعوت نام دفعہ ایک  
مکتب ارسال کیا گیا، مولینا بدالیونی صاحب بعد  
حضرت تعالیٰ میں عوامی اختلاف تھا مگر  
حضرت رحم نے جس انداز میں جواب تحریر فرمایا وہ  
قابل داد ہے،

از تھانہ بھون - مرحوم اللہ علیہ السلام

مولانا دریابادی تحریر فرماتے ہیں یہ:-  
خنک مزاج درشت مزاج، مولانا تعالیٰ  
جواب، اپنے سے ایک کہیں کم عمر، اور اعتماد  
اور سیاسی دونوں یتیہوں سے ایک فی الف کیم  
کے مولوی صاحب کے نام۔

خنک مزاج درشت مزاج  
کتنا غلط یہ حروف بھی مشهور ہو گیا  
• نقوش و تاثرات • ص ۹۶

- ۳ :-

خبر صحیح میں ایک مفسرون فلمور  
دجال پر بخل رہا تھا، لیکن دالے خانقاہ جہا  
کے عیدالاضحی شاہ قادری صاحب تھے ہونا،  
نے اسی مفسرون کے سلسلہ میں حضرت تعالیٰ  
کی رائے بھی معلوم فرمائی، مولینا کے جواب  
ایک مکملًا ملاحظہ فرمائیں،

اصل بدب اس توسع کا منظوم  
بعنی حسن نہن، یکان ہر سوئی کے حدود پر

جس خدمت کے لئے مجھ کو ارشاد ہوا ہے  
اول تو اس کا دینی خدمت ہونا، پھر منور برآل  
جناب کا حکم ہونا، فی نظر کسی عذر کا منتمی  
نہیں، لیکن اگر کوئی عذر حدد ہو سے مبتلا ہو  
ہو کر حد غیر بیک پہنچ گیا ہو، غالباً اس کا  
پیش کردنا لاغرض میش امر نہ ہو گا، اسی غرض سے  
چھپا ہوا افسوس نامہ پیش کرنے کی جسارت  
کرنا ہوں اور یہاں تے شرکت جسمائی کے





باز اگر گرم ہونا۔  
لندن کو رہ بala امور کی تصدیق کے لئے  
علیٰ دستجرہ ہاتھی مثالیں  
نظام و ضبط ہی کو صحیح اندر دن ملک  
کے معاملات ہوں یا نہیں دن ملک کیلئے میں  
کوئی بھی معاملہ ہو۔ دیگر تمام اخلاقی گرداؤں  
کے باوجود نظام و ضبط سے خالی نہیں۔  
اسیگریشن لا اڑ بارہ سے آنے والوں کے  
لئے قانون، ہی کو دیکھئے۔ اگر کسی شخص کو  
سردس چاہیے تو پہلے اسے اپنے ملک میں  
برٹش ہائی کمیشن (یعنی برطانوی سفارت خاد) سے  
سے رابطہ قائم کرنا ہوتا ہے۔ برطانیہ میں  
جس جگہ سردس مل رہی ہے وہاں کا تقریبی  
خط دکھانا ہوتا ہے، یہ سفارت خاد تام کا نہاد  
کو برطانیہ کی راجہہ صاحبی لندن بیسی دیتا ہے  
تاکہ تحقیق و تفییض ہو سکے۔ معاملہ کی تصدیق  
ہو جانے اور اسیگریشن آفسر کے مطمن ہو جلن  
پر. ۲. ۴ (یعنی انٹری کلیرنس) (اجازت  
نامہ) ملتا ہے وہ بھی اس وقت جبکہ سردس  
کے لئے جانے والا شخص اپنی آمد و رفت کا  
ہوائی ملک بھی پیش کر دے اور اپنے  
ملک کی حکومت کی طرف سے سفر کا اجازت  
نامہ بھی۔ لندن میں ہوائی اڈہ یونیورسیٹی

تحقیق ہوتی ہے پھر دیزا ملتا ہے ماں موم ایک سال کا دیزا ہوتا ہے جس کی ہر سال تجدید کرنا پڑتی ہے اور یہ سلسلہ ابتدی ہے پانچ سال کی چلتار ہتا ہے پانچ سال کی مدت کے بعد وہ شخص برتاؤسی شہریت کا مستحق ہو جاتا ہے اور حیرت کے قیام کا دیزا اپنے جاتا ہے۔

اس طرح انہن یاد گیر شہر دل بیس  
عینم حضرات اپنی نیسلی کو بلانا چاہیں تو ان کے  
لیے خذ درمی ہے کہ اپنی سر زمک کے بر قدر اگئے  
کے ثابت کے ساتھ نیسلی کے نام و نفقہ نیز  
رہائش کے بندوبست کے بعد اس کا ثبوت  
بھی سعادت خانہ کو پیش کریں ان تمام کو اونٹ  
کی تحقیق کے بعد اطمینان حاصل ہرنے پر

جود سینا سے؟ ہر اچے دین، دم سے  
وہ پس میں سیس ڈالے اور کھرے  
کے سامنے بیٹھے گے۔ اگر چہ کبھرہ اور لائے  
نے کام کیا، مگر شاید یا تو میں خراب تھی  
یا اس میں فلم کی ریل ن تھی۔ ہر حال ۵۵  
منٹ و ۲۰ سعی و قدر تک، انتہا رکھا

یعنی ان حضرات نے اسلام ہی کے خوش چین کر کے اس انعام بتایا ہے کہ تسلیم اور نت کل رسی (معقال) یا نندھ دد پھر کبوتوں کی علی اللہ دیں نے اللہ پر بھروسہ کیا ہے مبتدا کو حصہ اوس اور حصہ الامکان اپنائے کے بعد یہ توہی پھر نبیو کے منتظر ہوئے ہیں۔

بعضی شرقی ملک اور بالخصوصاً نے  
ملک ہندوستان میں عام طور پر یہ ستار  
پایا جاتا ہے کہ اگر کوئی شخص انگلینڈ کے علاوہ  
کسی دوسرے ملک کا باشندہ یا مقیم ہو تو اس  
شخص یا ملک سے لوگ نہ توزہ نہیں طور پر  
مرعوب ہوتے ہیں اور نہ قلب ہیں ستار  
ہوتا ہے برعکس اس کے اگر لندن اور  
انگلینڈ کا نام کر کہا جائے کہ وہ شخص وہاں  
تیم ہے تو شہر لندن یا ملک انگلینڈ کے  
ناموں میں نہ معلوم کون سی جا زیست ہے  
کہ اس کا نام سنتے ہی ساسکھ کو چند لمحوں  
کے لیے تو یقین نہیں آتا اور اگر یقین آئی  
جاتا ہے کہ یہ دہان کا باشندہ یاد ہاں مقیم  
ہے تو ایک ایسی بر قی رو جسم میں دو ٹر جان  
ہے کہ سامح کا خود کو کتر سمجھنا اور لندن کے تعمیر  
کو اعلیٰ سمجھنا اور ان کی تعلیمات میں زبان کا تر

لندن آنے کے بعد جب انگریزوں  
کی اس بالادستی اور اس کے اثرات کے  
اباب پر غور کیا اور غیر جاندارانہ طور سے  
جائزہ لیا تو چند باتیں سامنے آئیں اور چند  
دجوہات سمجھے میں آسکیں  
مغرب (لورڈ پ) اور مشرق کا مقابلی موازنہ

**مغرب**

۱۔ نظر و خبط کی صلاحیت کا اعلیٰ درجہ

ہونا صاف محسوس ہو جاتا ہے، لوگ سمندر  
پار کی دنیا میں ماں کے قصور اور افسانوں  
کے ساتھ اس طرح گم ہو جاتے اور خیالات  
میں کھو جاتے ہیں کہ کویا وہ کسی فطیم نعمت سے  
محروم ہیں، نیز لندن والانگلتان کی زیارت  
کے لئے ان کے مندیں پانی بہر آئکے اور دل  
بے چین ہو جاتا ہے اور یہ ذہنی مرجوبیت  
اس انتہائیک میتوں کی حکی سے کہ ملک مکرمہ اور

میں موجود ہونا اور وقت کی قدر کرنا۔

۲- فرض شناسی اور ذمہ داری کا احساس

۳- اپنی توم، اپنے ملک و دین سے محبت نیز اپنے وضع کردہ اصول و قوائیں اور اقدار کا احترام الحافظ۔

۴- محنت دلگن سے کام کرنا اور کام میں جھوٹ، دھوکہ بازی، سستی وغیرہ سے دفعہ

مدیرہ منورہ جیسی دنیا کی مقدس ترین جگہوں پر مقیم حضرات بھی لندن کے مقابلہ میں خود کو بیچ اور کم سمجھتے ہیں۔ احیا ذ باللہ؛ اس ذہنی مرعوبیت کے کمی انسا ہو سکتے ہیں جس میں سرفہرت تو صدیوں کی فلاہی اور اس کے اخوات ہیں حاکم قوم نے محاکوم قوموں مرزاں، معاشرت تعلیم اور

مشرق	نیز وقت صلاح کرنے پر ندامت نہ ہونا اسی کے ساتھ ایک روپیہ سی مور
ا۔ نظم و ضبط سے محرومی اور اس کی ضرورت کے کچھ احساس کے باوجود عملی طور سے فقدان رہنا۔	خواہ بول مسلط کے اتحے اس کے نقوش۔ آزادی ہو جانے کے باوجود ابھی تک ذہنوں سے دور نہ ہو سکے۔

سیر گی ہوں ذھانی سیر اصلی گئی بکھنو سے دری  
کاریں کا کرایہ ۱۰ آنڈ ہوتا، لکھ پر سیر کمری  
کا گشت بھری ہاتھی ہر دقت تیار لمح تھی  
ذہن ان کی سرگما نہ قیس پالی جاتی  
ہیں ایک تو وہ لوگ جو منیر اور زہن کی آزادی  
پاپتے ہیں خواہ ان کے آسام دام سائش اور

- ۲۔ فرانٹس سے غفلت اور راحاس ذمہ دار کا معدوم ہونا۔
- ۳۔ پیار و محبت سے فردی یعنی نفس پرستی و خود غرضی کے لئے بہ طرح کے اصول و قانون کی تربیتی سے درینے نہ کرنا۔
- ۴۔ کام چوری اسٹی اور بھجوٹ ددھوک راز کے

(مراد یونیورسٹی والے) کی تحریر ہو یا نظر پر  
اس میں مقامی آب و زنگ ضرور ہوتا ہے، خاص  
الفاظ - مخصوص اصطلاحیں، اشارے کرنے کے  
عطائے العاب و آداب جن کے پچھے بڑی  
معنویت چپی ہوتی ہے، اس سے دیکھنے کا  
ہو سکتا ہے جس نے دہان کچھ وقت گزار ہو  
اور دہان کی مجلسوں میں شرکت کی ہوا ہے  
امید ہے کہ عم بزر گوار ک خود علیگی میں، اور  
یک بڑا وقت دہان گزارا ہے اور والد بزر گذر  
سے ان کا سالانہ اعلق رہا ہے ایسے  
امور پر ضرور رشتنی ڈالیں گے۔

یادگارِ زمانہ میں یہ لوگ  
یاد رکھنا فائدہ میں یہ لوگ

# حُجَّةٌ

لیل

درشانِ حجت مُحَمَّد اللہ  
راوی صادق یہ کرتا ہے بیان  
حجۃ اللہ کی سواری آگئی  
بچھپن میں رونق تازہ ہوتا  
یعنی اب یاد بہاری آگئی  
امکھوں پر ان کی عشاوہ نہیں ہے  
اچھے ہیں اور کوئی شکوہ نہیں ہے

● ناشادل کھنوی  
چلے جائیں گے اک دن ہم جہاں سے غزہ کو  
ابھی تو صرف بیٹھیے ہیں یہاں تم سے خفا ہو کر  
تاوگے ہمیں آخر توکب تک تم ستاؤگے  
جو موت آؤے کی چل دیں گے ہم تم سجدہ ہو کر

بھارت تو پہلے سے اب بڑھی ہے  
 بصیرت میں لیکن اضافہ نہیں ہے  
 جی ان کی باتیں دہی عقل ان کی  
 راس کا کوئی مدوا نہیں ہے  
 جو ماں لگی گئی ان سے دعوت توبولے  
 میرے پاس اب ایک دھیلد نہیں ہے  
 حلانے کے لائق نہیں جیز کوئی  
 تمہیں بھی کاٹنا جب ہے ہمیں بھی کاٹنا جسکے  
 ترس کھاؤ کر آنسو تمہاری چاہتوں کے میں  
 وگرنے ختم ہو جائیں گے ہم جی شجاع ہو کر

لولیوں نال کے ہم کا میں سب ستم جدھ  
کاس ہیں ہے پڑا خا بہیں ہے  
میسر نہیں چنگر کوئی مرے کی  
کتاب اب نہیں اور حلوہ نہیں ہے  
اپار آج شلفم کا کیسے مے گا  
علی گڈھ ہے یہ کوئی خود جہ نہیں ہے

ہواں سے خاہر ریت ہے جو  
حیلهے ان کا کہ پسیہ نہیں ہے  
یہ مانا نہیں ہے تو پھر قرض لیں  
یہ دعوت بے حضرت تمادش نہیں ہے  
بہ غسل محبت تو دعوت ہے لازم  
حفراس سے اے ججۃ اللہ نہیں ہے

فرستہ ملنے کی وجہ سے خط دفتر نکھر رہا ہوں  
اس کا جواب تو آپ نے لکھا مگر یعنی لکھا کہ  
تم معروف ہو اور خط نکھنے کی فرمت نہیں اس  
لئے میں آئندہ خط نکھاروں گا شاید پڑھنے کی  
فرمت بھی نہ ہے گی۔ اس کے بعد آپ نے خط  
نکھا، بہت معذرت طلب کی مرن تبعے کے  
لئے بوسٹ سے خط نکھواتے تھے اور وہ مجھے  
حالات نکھجیا کرنا تھا، آپ نے بالکل خط نکھا اور  
ازودت تک خط نکھا،  
زندگی چند روزہ ہے اور ہر زندہ کو مرن ازدیک  
مگر انوس اس امر کل جے کہ میں آپ کی کوئی خدمت  
نہ کر سکا، دنیز آخر وقت آپ مجھ سے ناراضی  
ہے اور میں آپ کی ناراضگی بخواز سکا، چھ سال  
مدرس میں آپ کی محبت سے فیض یاب ہوا  
میں ایک جاہل علاحدہ کافر تھا آپ کے فیض سے  
اس قابل ہوا کہ شریفوں کی محبت میں اٹھنا بھیجا

اپنے کھانے ان کی مکروری تھے ہر کھانے کی ترکیب  
ڈائزی میں غنیمہ کر لیتے، مزاج میں سارگی اور محبوین  
بے بناء، طالب علموں سے بے حد محبت کرتے  
تھے، فاکر علام فردخاں ذیرہ غازی خاں آپ  
کے ساتھ حوصل رہے وہ نکھٹے ہیں۔  
مولانا صاحب کی فوت پر گل کی خبر دل  
پر ایک چوت لگائی ہے آپ کے جو خطوط  
علی گذھ سے میرے پاس آیا کرتے تھے ان کو حب

دیکھتا ہوں تو بے اختیار آنسو پک پڑتے ہیں  
میری تعطیبی زندگی اور اس کے بعد کی زندگی میں  
مولانا صاحب کا با تحد تعا، بلکہ میں تو سمجھتا ہوں  
کہ مجھ حیوان کو انہوں نے انسان بنایا اور اب  
میں اس لائق ہوں کہ روزی کھارہا ہوں، ذرہ  
غازی خاں ایک حیوان کا علاوہ ہے، ۔۔۔  
تمہذب دخادر مفتوح اللہ تعالیٰ کی شان میں کس

طرح علی لذت صہی بیچا اور مبلغ مولانا صاحب نے  
ساید جمیٹ میں پروردش پائی، ایک دو نہیں  
مسلسل پانچ سال ان کے پاس ریا، بھر حال  
کیا کیا لاکھوں میں یامیر اخدا ہانتا بتے کہ ایسے  
بزرگ صفت انسان دنیا میں بہت کم پیدا ہوتے  
گما گما رائے تھیں تھیں

دہب مہب بیسیں سیمیں داریں  
کریا کرتے تھے اور شوہ دیگرہ ہوتا رہا ابتدائیں  
جب ذیاب بیس کا حادثہ لاقر ہوا تو مجھے لکھا تھا  
کہ پیشیاب کی کثرت ہے اور پیاس زیادہ ہے  
گزر وہ ناجار باہر میں نے لکھا تھا کہ آپ  
لپٹا فارمہ لڑ کر ایس کہیں نکلنے آئی ہو تو فارمہ  
نہ کر لے لیکن کانجھا تھا اس کے متعدد ہیں

# مطالعہ کنیز

# رَضَا حَادِي تَرْجِحَةُ تَفْسِيرِ رَبِّكَ

## يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(۱) مولانا جیل احمد ندیری صاحب، فاضل دیوبند  
نہست معاین قرآن کے عنوان  
کے تحت ندیری صاحب نے جو نوٹ پیش  
کئے ہیں وہ اس نہست اور اس کے لکھنے  
والوں کے دل و دماغ میں گھر کیے ہوئے  
شرک و الحاد کو پوری طرح سمجھانے سے تاہم  
ہیں جو عنوانات اس نہست میں فاطمہ  
گئے ہیں ان سے رسول خدا کی حاکیت و  
ادر آپ کی بزرگی بکد خدائی تو یہو  
طرح ثابت ہو جاتی ہے اور متترجم و مفسر  
صاحبان نے ہبھی ثابت کرنے کے لیے تیار  
و تفسیر کی خدمت انجام دی تھی مگر جو  
تک اللہ کی بزرگی، اس کی رزاقی  
اس کے علام الغیوب و فیرہ ہونے کی  
ہے جس سے قرآن کے صفات لبریز  
ان کا اس نہست میں کوئی ذکر نہیں  
بس ایک دو عنوان بلکہ سے قائم کی  
ہیں اسی طرح ارشیت کے سلسلہ پر  
صاحب کی کتاب میں بڑی ناکافی  
نظر آتی ہے۔

شائع کردہ، مکتبہ اصداقت مبارکبود  
اعظم گڈھ (دوپی) مولانا جیل احمد ندیری  
ماسمی صاحب نے ابتداء عمر ہی سے توحید و  
نفت کی حمایت و ترویج اور شرک بدعت  
کے ابطال و ترددید کو اپنی زندگی نامعین  
بنایا ہے ازیر تبصرہ کتاب بھی اس سلسلہ  
کی تمازہ اور کامیاب کوشش ہے۔

اس کتاب میں نذری حقیقت  
نے جیسا کہ اس کے نام سے ہی ظاہر ہے،  
بریلوی فرقہ کے بانی کے ترجمہ قرآن مجید  
اور اس کے حاشیہ پر لکھی ہوئی مولوی  
نیعم الدین صاحب سزادا بادی کی تغیر کا  
جاائزہ لیا ہے۔ جائزہ اگرچہ نہایت ہی مختصر  
ہے۔ تاہم متترجم و مفسر کے دین والیاں کی  
حقیقی تصویر پیش کرنے اور ان کی تحریف  
قرآن کی عبرتاک و خطراک کا رد والیوں کو  
سامنے لانے کے لئے بڑی احتیاج تک کافی ہے  
ہماری معلومات کے مطابق اب تک کافی  
اس ترجمہ و تفسیر کے سلسلہ میں آجکل ہیں

اس سرمه و سیرے سندھ میں اپنی دل  
یہ کتاب ان سب پر فائق ہے اگرچہ دیگر  
حضرات کی کوئی شیش بھی لمحہ پہلو دل سے نہ تھا  
میں اور قابل قدر ہیں جو بنیادی عنوانات  
مصنف نے کتاب میں تمام کئے ہیں ان پنج  
چند عنوان یہ ہیں۔  
(۱) کنز الایمان میں فہرست مخالیق قرآن  
کی فہرست کاری۔  
(۲) کنز الایمان میں ترجمہ کی غلطیاں  
(۳) و تحریف معنوی کا ایک اور نمونہ  
(۴) و سیشن جن کی تفسیر اور صورتی ہے  
(۵) و وہ استیس دین کی تفسیر نہیں بیان کی  
خاص طور سے ان عنوانات کے تحت  
جو چیزیں مصنف نے اس ترجمہ اور تفسیر سے  
لتعا کر ہیں اسے اتنا کہ اس سنت

دیکھ لئے مخفف رہئے  
تہمیں حیات سے شوق و شفف  
رکھنے والی نیک دل خاتون انہوں نے  
کاچیں سال کی عمر میں استعمال ہو گیا  
 قادر تین تہمیر حیات ان کے لئے دھکے  
مختت کی دعائیں رہتے ہیں۔

از: محسن تبریز خاں

پتہ۔ مشارکہ کلڈا پو۔ گلزار حون جید را یا  
مولوی جمیل الدین احمد صاحب  
مرحوم جید را آباد میں منصف مجرم ٹیک  
ایک اہل علم بزرگ تھے، ان کی رفاقت  
کتاب پہنچنے کا نام پھر دیکھانے  
تو این سے بحث کرتی ہے اور ان کے  
نقائص سامنے لاتی ہے پھر ان کے بال مقابل  
اسلامی قوانین کے مطابق فطرت اور انسان  
کے یہ باعث رحمت و برکت ہونے اور  
ان کے ذریعے انسان کو حقیقی اور ضروری  
آزادی ملنے کی تفصیل بیان ہوتی ہے۔  
اسی ضمن میں جادا در مسئلہ غلامی کو قوانین  
نظرت سے بغاوت کی سزا اور علاج بتایا گی  
ہے اور اس سلسلے میں دیگر نہ اہب و قوانین  
سے ممتاز کر کے اسلامی قانون کی برتری و بہتری  
ثابت کی گئی ہے۔ ترتیب کی کمی اور بعض  
غیر متعلق مباحث کے باوجود کتاب بڑی پریز  
محل اور نکرانگیز ہے اور اس سے فائدہ  
الٹھایا جاسکتا ہے۔ اثر مصنف مرحوم کو  
جز اے خیر دے اور ان کے مراتب بلند کرے۔

المقدمة الازهرية في علم العربية  
تایف۔ شیخ خالد ازہری، تحقیق و تعلیق  
ڈاکٹر عیاث البرین ندوی، صفحات ۸  
قیمت ۵ روپے۔ پتہ کتبہ دارالعلوم  
ندہہ العلماء، لکھنؤ۔

شیخ خالد بن عبد اللہ ازہری دسوی صدی  
ہجری کے ایک سخنوری عالم ہیں۔ انہوں نے سخن  
پر منحصر تھے کہ تھا جواختصار کے باوجود  
مقدمہ بے اس میں پہنچنے کی خوبی مسائل کی مختصر  
اور ضروری تعریف دی ہے پھر شاہوں سے انکی  
وضاحت کی ہے۔ ان کی شاہوں میں بھی جدت  
ہے اور تعریفات میں اختصار کے سبب  
اے طاری علم بآسانی یاد کر سکتا ہے اس لحاظ  
سے یہ سخن طلبہ کے لیے قابل استفادہ ہے  
مرتب نے حواشی میں تعریفات کی ہمروی  
تو فتح آیات کی تحریک اور بعض شاہوں کی ضروری  
تشریح کر کے رسائے کی افادیت میں افشا  
کیا ہے مگر کتابت و طباعت کی نقص نے کتاب  
سے استفادہ میں دشواری پیدا کر دی ہے  
بہتر ہو کر رسائیا پس سے شائع ہو، مرتب لاٹی  
تبریک ہیں کہ انہوں نے عربی کے طبلے کے  
لیے ایک تدبیر متن کو اپنی تحقیق کا موضع  
بنایا اور ایک اچھا کام انجام دیا۔

قانون کا حقیقی تصور اور انسانی آزادی  
از: مولوی جمیل الدین احمد مرحوم  
صفقات ۱۲۳ قیمت ۱۲ روپے

اسلام کا بیان نوٹ انسانی کے نام  
از: جناب عبد الباسط قریشی  
صفقات ۱۲۴ قیمت رعاہتی  
دش روپے۔

پتہ: ادارہ تصنیف ذاتی ایف  
دارالعلوم الاسلامیہ۔ بستی۔ بولی  
عبد الباسط صاحب قریشی (فیض الخبر  
سودی عرب) ایک عرصہ سے پیغمبر مسلمین  
تبیخ کا مبارک کام انجام دے رہے ہیں  
اور ان کی تقریر و تحریر میں اللہ تعالیٰ نے  
ایک خاص اثر عطا کیا ہے لذکر متعدد رسائلے  
شائع ہو کر مقبول عام و خاص ہو  
چکے ہیں۔ موجودہ کتاب بھی اسی تبلیغی  
سلسلے کی ایک کڑی ہے جس میں انہوں  
نے بڑے عام فہم، سادہ مگر تیش انداز  
میں اسلام کے پیغام کو پیش کرنے کی  
کامیاب کوشش کی ہے، اور تو حیدر  
رسالت، آخرت، اسلامی عبادات اور  
عام زندگی سے متعلق اسلام کی دیگر تعلیمات  
کے بارے میں کتاب دست سے خصوصی  
استفادے کے ساتھ عقلی استدلال حجہ ملتی  
شوہد اور موشر تکمیلوں سے بھی کام یا  
ہے اور ایسا موشر و مفید اسلوب اپنایا  
ہے جس میں ذہنی وجہ باقی اپیل دل سوزی  
و فکر مندرجی، عصر حاضر کی مزاج شناسی اور  
مناطب کی نیتیات سے دل آفیٹ موجود  
ہے جو ان کے تبلیغی تجربے کی دلیل ہے۔

کتاب کی افادیت کو دیکھتے ہوئے  
اس کے اگریزی ترجمے کی ضرورت بھی  
خوس ہوتی ہے جس سے اس کا حلتو اثر  
اور بڑا جائے گا۔ کتاب اپنے موضوع  
کی اہمیت اور اپنی افادیت کے لحاظ  
متوسط تعلیم یافتہ مسلم و غیر مسلم حلقوں  
مدارس و جامعات کے طلباء اور تبلیغ دروٹ  
کا کام کرنے والوں کے لیے یکاں مفید  
لاتی استفادہ ہے، اللہ تعالیٰ مصنف  
کو جزاۓ خیر اور قارئین کو استفادے  
کی توفیق دے شروع میں حضرت مولانا  
علی میان مذکور کا مقدمہ بھی زیرِ نظر کتاب۔

قانون کا حقیقی تصور اور انسانی آزادی  
از: مولوی جمیل الدین احمد مرحوم  
صفقات ۱۲۴ قیمت ۱۲ روپے

۱۹۸۵ء ۱۰ اگست  
یک موجودے کا یہیں قوم سے محبت کرتے

ک موجودے کا یہی قوم سے محبت نہ تے

بکر بکر پر اپنے کی چیز میں کسی قسم کی مادرت  
ہیں۔ کھانے پینے کی چیز میں کسی قسم کی مادرت  
کو اس لئے جرم سمجھتے ہیں کہ اگر چہرے  
مادرت کر دینے سے ان کا ذاتی احتیاط و تقتی  
نا لایہ ہو سکتا ہے مگر ان کی قوم کو جو نفع حاصل  
ہو گا۔ ہمارے ہیں کی شکل میں یا دیگر مہلکا  
کی صورت میں وہ بہت خطرناک بات اور  
اپنے طلب کی بنیادی اور لبی قوم کی کمزوری  
بلکہ تباہی کا سبب ہو گا، اس لئے ابھی انکے  
یہ بات موجود ہے کہ کسی بھی چیز کے پیکٹ کے  
اوپر خواہ ذہنی خوبی نہ اک شکل میں ہو، یا  
سیال اور مشرعاً بات کی صورت میں جو ترکیب  
اجزائی "SWEETED" اور لکھ دی گئی  
ہے کہ یہ کس کس چیز سے بنی ہے وہی چیز پیکٹ  
کے اندر بھی ملے گی۔ یہ نہیں کہ اوپر تو لکھ دیا  
کر بنا سپسی سلسلے سے تیار کردہ اور اندر اس کے  
مردار جانور کی چربی استعمال کی ہو۔ یہی وجہ  
ہے کہ حرام و حلال میں تمیز کرنے میں مسلمانوں  
کو اسی تحریر پر اعتماد کرنا پڑتا ہے، اور  
چیزوں کی اندر دبابر ہر یعنی تحریر اور اس  
چیز کی ہیئت میں یکسا نیت و مطابقت ہی  
حلال غذا کے انتساب میں مدد و معادن ہوتی  
ہے اور اسی پر علماء کا فیصلہ دستوں کی ہے۔  
پھر بھی مادرت کے معاملے میں جتنے  
تاجروں بہ جرم اٹانے ہوتے ہیں وہ وہی لوگ  
ہیں جو باہر سے آ کر بہاں کی بوددی پاش  
اختیار کرنے کے بعد تجارت میں لگے ہیں  
بہت سے بلوں اور سڑکوں کو تعمیر  
ہوتے دیکھا گئی کیا مجال جو سینٹ چوری  
کر کے اس کی جگہ بالو اور لو ہاچوری کر کے  
کوئی دوسرا امداد استعمال کیا جا رہا ہے اسکے  
لیے ان کی ہر چیز پا اسیدار اور قابل بعمر  
ہے۔

الفرض اس مادہ پرست قوم کو اگر ہر  
تعلیمات مل جائیں اور ان آسمانی تعلیمات  
پر عمل پیرا ہو کر یہ قوم رو�انیت پیدا  
کرنے تو وہ سبتوں بھر دو ہر ایسا جا سکتا، اور  
تاریخ کو تابناک کیا جا سکتا ہے کہ وہ  
بے عیاں بو رش تامار کے افسانے سے  
پاس باہل گئے کعبہ کو صنم خانہ سے  
خذکورہ بالا حصائیں کی رکھنی میں کم از کم  
اسلام کے نام پردا اور الحمد للہ اسلام کے باع  
اپنے کو جسے اعلیٰ سمجھنے والے ذرا اپنا محاسب  
کریں کہ صرف تنقید و تقصیص زبانی جمع خر  
اور بے بلمی منصوبے بنانے سے کام چلتا ہے  
ہوش و حواس کے ساتھ عمل کرنے سے  
مسلمانوں کو بلکہ ان انوں کو انگریز  
اگر بزرگی تہذیب کی نقل سے نہیں بلکہ اس

میری بحثات مصوّر  
میں صالح ہونے نیز ۲۰۱۵ء پاڈنڈ کے  
خداہ کا افسوس ایک فطری بات تھی۔  
مشین کے تقریب شکایت کیلئے "ایک  
ٹیلی فون نمبر بھی تحریر کیا تھا، ملے اس سے  
بھاری پائشی پڑے معلوم کر کے توٹ کر لیا  
تیسے دن ہم کو ایک لفاف ملا جس میں اکٹ  
مندرجہ نام کے ساتھ ۲۵-۱۵ پاڈنڈ کے  
ڈاک مکٹ تھے۔ مندرجہ نام میں مشین کی  
خواہی پر انوس اور نعمان کی تلافی کے لئے  
ڈاک مکٹ کی شکل میں رقم کی واسی کا ذکر تھا  
و پس میں ہم نے ٹیلی فون کر کے رقم کے لئے  
کی اطلاع دے دی۔ گرماں کا رد دائی پر  
حیرت بھی ہوئی اور بالخصوص رقم مل جانے پر  
تعجب بھی !!!

اس کے بر عکس ایسے معاملات میں  
مشرقی اقوام کا رد کیا ہوتا ہے خود ہی تحریر  
کی جاسکتا ہے !!!!

ایک بار ایک خدا کو رجسٹری سے  
امد یا بچنا تھا، اس کے پہنچنے والے خاندان  
کو تعلیم بھی دینی تھی اور یہ رجسٹری بھی ضروری  
تھی۔ ہم نے ایک دس سال پہلے کو ایک  
پاؤ نڈ اور دس پس دے کر ڈاک خانہ  
بیچ دیا کہ ذرا یہ رجسٹری کراؤ ڈھنچے دد  
لڑکا دا پس آیا اور کہنے لگا کہ وہ ۸۰ اپنی  
مزید مانگتے ہیں ۲۰۰۰۔ اپاڈنڈ میں رجسٹری  
ہوئی۔ ہم نے کہا کہ اب تو ڈاک خانہ بھی بند  
ہو گیا چہ مکالمہ کل اتنا اثر رجسٹری کر دیں  
گے۔ اس پر اس پہنچنے کا کارکر اضنوں نے  
رسید ۸۰۰۔ اپاڈنڈ کی دے دی ہے، اور  
لقاہ رجسٹری کر دیا ہے اور کہا ہے کہ کل کو  
۸۰ پس دے جانا۔ ہم نے اگلے روز ۸۰۰  
پس بھجوادیے مگر اس جذبہ خدمت پر  
بہت تعجب ہوا !!!

مشرقی ملک میں تو حال یہ ہے  
کہ اگر جو اس خانہ والے اس طرح کہہ دیں کہ  
۸۰ پسے کل دے جانا تو کون دینے جاتا ہے  
پھر جو اس خانہ والے ہی کہہ دیں گے کہ جب  
جیب میا پیے متحفظ تو کھرے کیروں نکل  
پڑتے تھے، وغیرہ وغیرہ، مگر ان مشرقی ملک  
میں اس طرح آدھری کئے جملے چلتے ہیں کہ  
اور دسمبر کے کو رسماں ذیل کر دینے کا  
مرض ایسے معاملات میں نہیں ہے معلوم  
مشرقی اقوام کا خاصہ دسمبر کے مظہر کو  
کچل کر پھر اس سے کام یعنی کا کس دفعے  
احسن و لکن سے کام کرنا

خرچ ہوا۔  
اس کے بر عکس ایک صاحب  
اپنے ملک کا قائم سنا یا کہ ان کو ہنگی میں  
کی غرض سے ۹۵٪ آلات کے پاس جا  
تو اس نے کہا کہ آپ کو مشورہ بخوبی ہوئی  
ہو، مگر اتنے مت گفتگو کے، ۵ روپیہ ہوئی  
بازار میں بڑائی بڑائی دو کامی  
کھلی ہیں جن میں ضروریات زندگی کی اس  
فرودخت ہوتی ہیں، آپ اندر داخل ہوں ہا  
اٹھائیے۔ اپنی ضرورت کی جیزی میں سبزیاں  
تسل گھنی، صابون، بھیل وغیرہ وغیرہ اٹھاتے  
جائیے، اہر چیز بہر اس کی قیمت کی چھٹ  
ہوئی ہے۔ کاڈ نشر پر حساب درست کے اور بیان  
کا تھیا لے کر اس میں چیزیں بخوبی کر کر باہر  
نہ بھاولتا اور کام جگڑا نہ کوئی شور شرایبا  
غیرہ اری ہو گئی۔

ٹرینیک کا قانون عملی طور پر ا  
سختی سے لا گو ہے کہ ڈرائیور یا اس کے  
کی سیٹ پر بیٹھا ہو اُدھری اگر ۲۰۰۰  
پیٹی باندھنا بھول جائے اور اسی حال  
میں سفر کر رہا ہو تو، ۵ پاؤ بند کا ج  
ہو جائے گا۔ پچھلے برس ایک یونیورسی  
کا اس لئے لائینس دو سال کے لئے اخذ  
کر دیا گیا کہ اضنوں نے نہ کی حالت  
بے خابو ہو کر ڈرائیور کی تھی، نہ  
زیر اکر اس نگ وغیرہ کی ضرورت ا  
فوائد کا یہاں تحریر ہوا۔ کہیں بھی فی  
پر دوکان لگی نہ ملی؛؛

ان مژہی اقوام کا ایک خا  
بھی دیکھنے آیا کہ چھپن ہی میں پچھ کے  
سے واقع ہو کر اس کے مطابق اس  
تریبیت اس انداز سے کرتے ہیں کہ  
بارہ برس کا پچھ یہ سمجھو لیتا ہے کہ ب  
پوکر اس کو کس میدان میں کام کر  
یادہ کیا گا۔

اس کے بر عکس مشرقی اقوام  
بچھ اگر بڑی سے بڑی ڈگری بھی  
کرے تو مستقبل کی طرف سے وہ  
سکا اور مستقبل میں اپنے لئے کوئی  
نہ کر سکے گا، اس کی وجہ پر تو سہ  
لبے خطر کو دپڑا، وہی ملک ہے  
جگد لا گو کی جاتی ہے یا پھر بس سہ  
راہوں کی بے تلاش نہ منزل کا  
لے جارہا ہے شوق چلا جارہا ہے  
کے مصادق ایک جنہ باتی اور غایا  
طرف سوچنے کے بغیر بھاگے پھلے ج  
اپنی قوم اور ملکت ملتے ہے مج  
بوروہ ہیں اقوام میں یہ بارہ

یہاں کے باشندوں میں جو چیز دیکھنے  
کو ملی اور وہ ان کی زندگی کا جزو لا تینک  
ہے وہ ہے احسان ذمہ داری، ذہن شناسی  
اور محنت و لکن سے کام کرنے اور غارتی ہے اس کے کسی  
بھی دفتر میں آپ پہلے جائیے کام کے اوقات  
میں ہر شفقت اپنے کام میں معرفت ہو گا چاہے  
ناشہ، بیخ وغیرہ کے اوقات مقرر ہیں، ان  
ہی اوقات میں ان اشیا کا استعمال ہو گا وغیرہ  
میں چونکہ سگریٹ پہنچا منوع ہے۔ اس لیے کوئی  
شخص سگریٹ نوش کرتا ہو ابھی نہ ہے گا۔  
حالانکہ دفتر کے اوقات کے علاوہ ایک سگریٹ  
سے دوسری سگریٹ سلٹا کر پہنچنے کے عادی  
اور شراب دنایا رہنگ کی تریں میں پڑے ہوئے  
ہیں مگر ان سب خراپوں کے باوجود اپنے کام  
سے غافل نہیں ہیں اسی کا نتیجہ ہے کہ ہر ہمک  
ہمایت چاق و چوبندر ہتھا ہے اور کسی قسم کی  
شکایت کا موقع نہیں ملتا۔ اگر اب شکایت  
پیدا ہونے لگی ہے تو زیادہ تر ان محکموں سے  
جان اُنگریزوں کی پہنچت باہر سے آئے ہوئے  
وگ ملازم ہیں یہاں عام طور سے اگتے  
مارچ اپریل تک موسم سردا، برا آسودہ اور  
ہاد دباراں کا ہوتا ہے جس کی وجہ سے دن  
رات اندھیرا چھایا رہتا ہے اسٹریٹ  
لات بھی دن رات جلتی ہے اور گھر دن  
دن تریوں دو کانوں دغیرہ میں بھی مستقل  
بجلی کا کام رہتا ہے روشنی کے علاوہ بیٹری  
وغیرہ کی بھی ہر وقت ضرورت رہتی ہے  
جیس کے علاوہ بجلی کے بھی بیٹری چلتے رہتے  
ہیں مگر اس دو سالہ مدت میں ایک لمحہ کے  
لے الجی "بجلی" غالب ہوتے نہ رکھی۔

ٹیلی فون اندر دن ملک کیجھ یا یہ دن  
ملک دنیا کے کسی بھی کونے میں کیجھ اگر  
آپ کا ٹیلی فون نمبر صحیح ہے تو کیا مجال ک  
۷۶۵۷۳۰۰، غلط ہو جائے ہا نہ مل سکے پہلی  
اسی بار میں نمبر مل جائے۔

دو سالہ مدت میں کلی اوقات میں مختلف  
ضرورتوں کے لئے جانا پڑا امگر ابھی تک ایک  
پیسے سبھی "رشوت" یا "تحفہ" اور ۲۰۰۰ کے نام  
سے نہیں دینا پڑتا۔

بنک میں کس طرح کھا تو کھولا جائے  
یہ اور اس طرح کی دیگر معلومات حاصل کرنے  
کی غرض سے انکو اسٹریٹ میں جانا ہوا، تو  
بوجھ تاچھ دالے افسر نے اُدھار گزہ تک  
مختلف پہلوؤں پر معلومات فراہم کی۔ کئی  
کتابچے اور پیغام دیلے اور رخصت کے  
وقت کہا کہ اگر پھر ضرورت پڑے تو ضرور تشریف  
لائے گا آپ کی خدمت کرنے میں بھیں  
بڑی خوشی ہو گا! اُن کوئی نیس مل نہ کوئی